مدینۃ المسیح

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان میں خیریت ہے ظفر احمد پسر حضرت میاں شریف احمد صاحب و مسعود احمد پسر حضرت نواب محمد علی خاں صاحب بعارضہ ملیریا بیمار ہیں۔ جناب میر محمد اسحٰق صاحب بھی بعارضہ ملیریا بیمار ہیں احباب سب کی صحت کے لئے دعا فرماویں (۲) حضرت خلیفہ اول رضہ کے اہل و عیال بخیریت ہیں (۳) حضرت امیر مولوی شیر علی صاحب اور دیگر بزرگان سلسلہ بخیریت ہیں۔ (۴) چونکہ اطلاع موصول ہوئی تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا مضمون ۲۳ ستمبر پانچ بجے کے قریب لنڈن کی کانفرنس میں پڑھا جائیگا۔ اسلئے حضرت امیر مولانا مولوی شیر علی صاحب نے ۲۳ ستمبر کو ارشاد فرمایا کہ دارالامان میں جہاں جہاں نماز با جماعت ادا کی جاتی ہے۔ وہاں عشاء کی نماز کے بعد مضمون کی کامیابی کے لئے دعا کی جائے اس ارشاد کے ماتحت دعا کی گئی (۵) علاقہ ارتداد سے مولوی سکندر علی صاحب ماسٹر نور الٰہی صاحب۔ ماسٹر محمد علی صاحب۔ منشی محمد اسمٰعیل صاحب ٹیچران ہائی سکول اور بابو فقیر علی صاحب سٹیشن ماسٹر اپنی میعاد ختم کر کے واپس آ گئے ہیں (۶) جناب میر قاسم علی صاحب اور مولوی جلال الدین صاحب مولوی فاضل جماعت احمدیہ کراچی کے جلسہ سے واپس آ گئے ہیں ؂

نظم

امام جماعت احمدیہ کے لئے دُعاءِ مخلصانہ

از بابو احمد علی صاحب احمدی ۔ رزبک

روحِ ملت ۔ روشنیٔ چشمہائے قادیاں
پیشوائے قادیاں اور رہنمائے قادیاں

صدق دل سے ہے دُعا یہ اس دلِ مہجور کی
ناخدا کشتی کا تیرے ہو خدائے قادیاں

جس طرف ہو گذر تیرے قدومِ پاک کا
مست کرتی جائے لوگوں کو ہوائے قادیاں

امتیازِ حق و باطل ساری دُنیا دیکھ لے
سب صداؤں پر ہے غالب صدائے قادیاں

دیکھ لیں منکر بھی ہوتا شمس مغرب سے طلوع
مغربی مطلع پہ چھا جائے ضیائے قادیاں

فتنۂ دجال کی آتش کے شعلوں کو ۔ فرو
فضلِ ایزد سے کرے آب بقائے قادیاں

فاتح و منصور یورپ سے تجھے لائے خدا
شاد ہوں دیدار سے پھر دیدہ ہائے قادیاں

پھر وہی تو ہو وہی اہلِ وفائے قادیاں
قادیاں تیرے لئے ہو تو برائے قادیاں

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اور حضور کے رفقاء کے فوٹو

لنڈن کے اخبارات میں

لنڈن کے جن بڑے بڑے اخبارات نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے فوٹو معہ مفصل نام اور پتہ اور بعض نے مختصر حالات کے شائع کئے ہیں۔ ان میں سے حسب ذیل ہمارے پاس پہنچے ہیں:-

(۱) ٹائمز آف لنڈن (۲۵ر اگست) نے حضرت صاحب کی کرسی پر دوق افروز ہونے کی حالت کی تصویر شائع کی ہے۔

(۲) ڈیلی میل لنڈن (۲۵ر اگست) میں حضور اور آپ کے رفقاء کی تشہد میں بیٹھے ہونے کی تصویر چھپی ہے۔

(۳) ڈیلی نیوز (۲۵ر اگست) نے حضور کے چہرہ کا فوٹو اور مختصر حالات شائع کئے ہیں۔

(۴) اخبار ایوننگ سٹینڈرڈ (۲۳ر اگست) نے مختصر حالات اور ولایت میں تشریف لانے کی غرض شائع کی ہے۔

(۵) ڈیلی سکیچ (۲۵ر اگست) (۶) ڈیلی گرافک (۲۵ر اگست)

(۷) ڈیلی مرر (۲۵ر اگست) نے نماز پڑھتے ہوئے سجدہ کی حالت کا فوٹو شائع کیا ہے۔

ہندوستان کے اخبارات میں

(۱) کلکتہ کے اخبار سٹیٹسمین (۱۸ر ستمبر) نے حضرت خلیفۃ المسیح کا فوٹو معہ حسب ذیل اصحاب کے شائع کیا ہے۔

مولوی عبدالرحیم صاحب نیر۔ مولوی ذوالفقار علی خان صاحب۔ چودہری فتح محمد صاحب۔ شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری۔ صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب۔ مولوی محمد دین صاحب مبلغ امریکہ۔ حافظ روشن علی صاحب شیخ یعقوب علی صاحب۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب۔ چودہری ظفر اللہ خان صاحب۔ مولوی رحیم بخش صاحب بابا غلام فرید صاحب ایم اے۔ بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی۔

(۲) اخبار انگلش مین، کلکتہ (۱۸ر ستمبر) نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا چھاتی تک کا فوٹو شائع کیا ہے۔

ولادت

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب ابن جناب مولوی قطب الدین صاحب حکیم کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کو خطوط بھیجنے کے متعلق

اطلاع

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خط بنام حضرت مولوی شیر علی صاحب نوشتہ ۲۰ر جولائی میں جو ۴ر ستمبر کو لنڈن سے روانہ ہوا۔ ان خطوط کے متعلق جو حضور کو لکھے جائیں۔ حسب ذیل ارشاد فرماتے ہیں:-

(۱) یکم اکتوبر ۱۹۲۴ء تک ہندوستان سے جو خطوط روانہ کئے جائیں۔ وہ لنڈن کے پتہ پر بھیجے جائیں۔ جو یہ ہے:-

Khalifatul Masih
C/o
Messrs Thomas Cook and son.
Ludgate Circus
London.

(۲) ۸ر اکتوبر ۱۹۲۴ء تک ہندوستان سے جو خطوط لکھے جائیں۔ ان کا پتہ یہ ہو:-

Khalifatul Masih
C/o
Thomas Cook & son.
Tourists, 1 rue de Madaleine
Paris. France.

(۳) ۱۵ر اکتوبر تک جو خطوط بھیجے جائیں۔ ان پر یہ پتہ ہو:-

Khalifatul Masih
Passenger. S. S. - Pilsna.
C/o
Messrs Thomas Cook & son. Port Said Egypt.

(۴) ۱۶ر اکتوبر سے لے کر ۲۹ر اکتوبر تک کے خطوط کا یہ پتہ ہو:-

Khalifatul Masih
C/o
Postmaster Aden.

اخبار پاؤنیر کی لنڈن کی چٹھی

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اور آپ کے خدام کا ذکر

اخبار پاؤنیر الہ آباد ۲۲ر ستمبر میں اس کے خاص نامہ نگار مقیم لنڈن کی ۵ر ستمبر کی لکھی ہوئی جو چٹھی شائع ہوئی ہے۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح کا ذکر کرتا ہوا نامہ نگار لکھتا ہے۔

"ومبلی نمائش گاہ کی وجہ سے جو اصحاب اس ملک میں آئے ہوئے ہیں۔ ان میں سے سب سے بڑھکر قابل تعریف اور لائق توجہ خلیفۃ المسیح ہیں۔ جو اسلام کی جماعت احمدیہ کے امام ہیں۔ اور آج کل جن کی طرف اخبارات کی بہت زیادہ توجہ مبذول ہے۔ چنانچہ ان کے آنے پر اخبار ٹائمز نے حسب ذیل سطور لکھی ہیں:-

"احمدیہ جماعت (حضرت) احمدؑ کے پیرودوں کی جماعت ہے جو پنجاب کے ایک مقدس انسان تھے۔ جنہوں نے گذشتہ صدی کے قریباً نصف سے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا یعنی (حضرت) مسیح ابن مریمؑ اور (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) دونوں کے وارث ہونے کا۔

ان کے تابعین کو مسلمانوں کی طرف سے اذیت پہنچائی گئی۔ کیونکہ ان کی تعلیم تھی کہ مسلمان عیسائیوں کے ساتھ برادرانہ سلوک کریں۔ نہ کہ خلاف انسانیت۔ اس کے بعد (حضرت) احمدؑ کو عیسائی پادریوں کی مخالفت سے بھی دوچار ہونا پڑا۔ کیونکہ انہوں نے یہ بیان کیا۔ کہ عیسائیوں نے حضرت مسیح کی تعلیم کو بالکل چھوڑ دیا ہے۔ مگر باوجود اسکے وہ اپنے متبع حاصل کرتے رہے ہیں نہ صرف ہندوستان سے۔ بلکہ دنیا کے تمام مسلمانوں میں سے اور اب ان کی جماعت کے افراد کی تعداد ۵ لاکھ بتائی جاتی ہے (حضرت) احمدؑ کی ہندوستان میں بہت زیادہ شہرت ان کی پیشگوئیوں کے باعث ہوئی۔ چنانچہ بتایا گیا ہے کہ جنگ عظیم قتل زار اور دیگر بڑے بڑے واقعات انہوں نے قبل از وقت بیان کر دیئے تھے۔ خلیفۃ المسیح الحاج جن کا پورا نام میرزا بشیرالدین محمود احمد ہے۔ احمدؑ نبی اللہ کی وفات کے بعد سے دوسرے امام ہیں۔ جو کہ لنڈن میں اپنے سکرٹریوں اور مشرقی علوم کے ماہرین کی ایک جماعت کے ساتھ اس مذہبی کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے آئے ہیں جو لنڈن میں اگلے مہینہ میں منعقد ہونے والی ہے۔ ان لوگوں کے لمبے سیاہ عبا اور سبز پگڑیاں نہایت دلکش منظر پیش کرتی ہیں۔ ان کے قد لمبے۔ چہرے سادہ اور اطوار عمدہ ہیں۔ زیادہ تر ان میں سے اعلیٰ درجہ کی انگریزی میں گفتگو کرتے ہیں۔ لنڈن پہنچنے پر ان کا پہلا قدم

الفضل
(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)
یوم شنبہ - قادیان دار الامان - ۲۷ ستمبر ۱۹۲۴ء

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کا لندن میں دوسرا ہفتہ

۲۸ اگست ۲۴ء سے ۳ ستمبر ۲۴ء تک

(نوشتہ مکرم جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی)

حضرت صاحب کی مصروفیت

حضرت خلیفۃ المسیح کے قیام لندن پر دوسرا ہفتہ گذرتا ہے۔ اگرچہ یہ ایام لنڈن میں ایام تعطیلات کہلاتے ہیں۔ لوگ سمندر کے کنارے مختلف مقامات پر چلے جاتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے حضرت کی مصروفیت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اس ہفتہ میں باوجودیکہ آپ کی طبیعت بوجہ پیچش علیل رہی۔ لیکن پھر بھی آپ کو صرف تین چار گھنٹہ یومیہ سے زیادہ سونے کا موقع نہیں ملا۔ اور مختلف لوگوں سے ملاقات ضروری امور متعلق مسئلہ تبلیغ ممالک غیر پر مجلس مشاورت کا انعقاد۔ کانفرنس کے مضمون کے ترجمہ کو سُننا اور اس کے متعلق ضروری اصلاحوں کا کرنا یہ اس قدر کام ہیں کہ آدمی تصور سے بھی گھبرا جاتا ہے اس ہفتہ میں آپ ایک دن بھی باہر نہیں نکل سکے۔ صبح سے رات کے بارہ ایک بجے تک کام میں مصروف رہے ہیں۔ پیچش سے اب آرام ہو رہا ہے۔ اور بہت افاقہ ہے۔ مگر ۲ ستمبر کو نعمت اللہ خان شہید کابل کی خبر شہادت نے آپ کی صحت پر پھر اثر کیا ہے لنڈن کے اخبارات میں آپ کی آمد سے ایک دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔ اور مختلف اخبارات میں مختلف مضامین نکل رہے ہیں۔ اور اس طرح پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام اس سرزمین میں (جہاں خواجہ کمال الدین صاحب کے اعتقاد میں نام لینا سم قاتل تھا) بلند ہو رہا ہے۔ اور لوگ اس نام اور دعوت کو سُن رہے ہیں۔ ذیل میں ان ایام کی ڈائری مناسب تفصیل سے درج کرتا ہوں۔ وباللہ التوفیق۔

اخبار سٹار کے قائمقام سے گفتگو

۲۸ اگست ۱۹۲۴ء کی صبح کو اخبار سٹار کا قائمقام حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اس سے حضرت اقدس نے اپنے آنے کی جو غرض بیان فرمائی۔ وہ حسب ذیل ہے۔ فرمایا:-

میرا آنا کیونکر ہوا

میرا اپنا کوئی ارادہ نہیں۔ میں اس لئے یہاں آیا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے چاہا کہ میں یہاں آؤں۔ دنیا آرام اور امن چاہتی ہے۔ اور یہ بات بغیر خدا تعالیٰ سے ملنے کے نہیں ہو سکتی۔ میں سمجھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے ریلیجس کانفرنس کی تحریک خود کی ہے تاکہ لوگوں کے دلوں میں مذہب کی طرف توجہ پیدا ہو۔ اور اس کو خدائی تحریک سمجھ کر میں اس میں شامل ہونے کے لئے آیا ہوں۔

دُنیا کا آیندہ امن قرآن کریم کے ذریعہ ہو سکتا ہے

میں سمجھتا ہوں کہ دنیا کا آیندہ امن اسی تعلیم کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے۔ جو قرآن کریم بیان کرتا ہے۔ مگر ساتھ ہی میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اس وقت قرآن کریم کی تعلیم کے متعلق نہ صرف اس کے نہ ماننے والوں میں غلط فہمیاں ہیں۔ بلکہ اس کے ماننے والوں میں بھی بہت سی غلط فہمیاں ہیں۔ مگر میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ سب غلط فہمیاں دُور ہو کر دُنیا ایک ہو جائیگی۔ اور سب لوگ بھائی بھائی کی طرح ہو جائیں گے۔

ہم دنیا میں نیکی اور تقوی قائم کرنا چاہتے ہیں

مشرق و مغرب نسبتی اصطلاحیں ہیں۔ خدا کے لئے سب جگہ ایک ہے۔ اور یہی اس کے سچے عاشقوں کا حال ہونا چاہیئے۔ ہم سب کو مل کر دنیا میں نیکی اور تقوی کو قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے جب ہم ایسا کرنے لگیں گے۔ تو ایک مقصد یقیناً آہستہ آہستہ ہمیں ایک ہی قسم کے ذرائع کی طرف کھینچ کر لے آئیگا اور اس کے نتیجہ میں اس حد تک اتحاد پیدا ہو جائیگا۔ جس حد تک کہ مختلف طبائع انسانی کو مدنظر رکھتے ہوئے اتحاد ہو سکتا ہے پس میں امید کرتا ہوں کہ

انگلستان سے ہمیں کیا امید ہے۔

انگلینڈ جو ہمیشہ آزادی کے لئے کھڑا رہا ہے۔ نہ صرف یہ کہ ہمیں آزادی سے کام کرنے دیگا۔ بلکہ ہمیں مدد دیگا کہ ہم اس سچائی کو لوگوں کے سامنے پیش کر سکیں۔ جو ہمارے نزدیک دُنیا کی نجات کا واحد ذریعہ ہے۔ اور خصوصاً اخبارات انگلستان جو شاید انگلستان کا سب سے بڑا سہارا ہیں۔

اسی تاریخ کے سٹار میں ایک نوٹ شائع ہوا ہے جس میں اس نے حضرت اقدس سے انٹرویو کے بعض حصص کو شائع کیا ہے۔

لنڈن کا موسم

لنڈن میں موسم کی حالت متلون مزاج انسان کی طرح ہے۔ عام طور پر موسم دھندلا رہتا ہے۔ ہندوستان میں مجھے جب بعض یورپین افسروں سے ملنے کا اتفاق ہوتا۔ اور اکثر موسم کے متعلق سوالات کرتے تو مجھے حیرت ہوا کرتی تھی کہ یہ غالباً دفع الوقتی کے لئے ہے۔ مگر لنڈن آکر یہ حقیقت نمایاں ہو گئی۔ یہاں کے روزانہ اخبارات میں "آج کا موسم" ایک نمایاں عنوان ہوتا ہے سٹار کے قائمقام نے بھی حضرت خلیفۃ المسیح سے موسم کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے فرمایا:-

"آپ کا موسم مجھے ذرا بھی متوش نہیں کرتا ہم کام کرنے کے لئے آئے ہیں۔ اور ابر و باران ہمیں اپنے کام میں منہمک رہنے میں مدد دیتے ہیں"

مغربی تہذیب کا تربیتی پہلو

حضرت خلیفۃ المسیح نے مغربی تہذیب کے تربیتی پہلو کے متعلق سٹار کے قائمقام سے کہا۔ کہ جہاں تک تربیت کا سوال ہے۔ یہ مشرقی تہذیب سے آگے ہے۔ مگر مذہبی نقطہ خیال سے مشرق سے بہت پیچھے ہے۔

اخبارات کے قائمقاموں کو ایٹ ہوم

مسٹر نیر نے ۲۸ اگست ۱۹۲۴ء کو چار بجے اخبارات کے قائمقاموں کو ایٹ ہوم دیا تھا اخبارات کے قائمقاموں کے علاوہ کرنل ہیننگ بالقابہ (جو یہاں کی علمی سوسائٹی میں ممتاز ہیں۔ اور جغرافیکل سوسائٹی کے پریزیڈنٹ ہیں) بھی تشریف لائے۔ اور ریلیجس کانفرنس کی سکرٹری مس شارپ بھی تشریف لائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کا پیغام اہل انگلستان کے نام

جرائد انگلستان کے ذریعہ

چوہدری ظفر اللہ خان صاحب

یہ پیغام حضرت خلیفۃ المسیح نے اُردو میں لکھا تھا۔ اور اس کے ترجمہ اور پڑھنے کی قابل رشک عزت اور سعادت ہماری جماعت کے واجب الاحترام نوجوان چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر

امیر جماعت احمدیہ لاہور کے حصہ میں آئی۔ چودہری صاحب کو انگریزی زبان پر ایک طرح حکومت حاصل ہے۔ اور وہ ایسے قادر الکلام ہیں کہ بلا تامل ترجمہ کرتے جاتے ہیں۔ اور نہایت عمدگی کے ساتھ اسے ادا کرتے ہیں۔ لب و لہجہ میں بھی خدا تعالیٰ نے ایک اثر اور دلکشی رکھ دی ہے۔ ایسے طور پر بولتے ہیں کہ گویا منہ سے پھول جھڑتے ہیں۔ چودہری صاحب اس کو ہمیشہ حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں اور خاص توجہ اور تربیت کا نتیجہ یقین کرتے ہیں۔ وہ یہی کہا کرتے ہیں کہ یہ نطق اور ترجمہ میرا نہیں۔ حضرت کا ہے۔ میں اگر ترجمہ کرنے لگوں تو دنوں میں بھی نہ کر سکوں۔ سچ یہ ہے کہ یہی روح ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے فیوض اور برکات کی جاذب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ چودہری صاحب کے اس قابل رشک ایمان کا حصہ ہمارے تمام نوجوانوں کو اور ہم کو عطا کرے۔ آمین۔

یہاں کے اخبارات نے بھی چودہری صاحب کی فصاحت و قادر الکلامی کا خصوصیت سے ذکر کیا ہے۔ غرض حضرت کا پیغام چودہری صاحب نے فی البدیہہ ترجمہ کر کے سنایا۔ اور حضرت نے خود اسے ایٹ ہوم سے آدھ گھنٹہ پیشتر لکھا۔ وہ پیغام حسب ذیل ہے:۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

هُوَ النَّـــــــــاصِرُ

بنی نوع انسان کی محبت انگلستان لائی ہے

میں اس محبت اور اخلاص کی وجہ سے جو بنی نوع انسان سے رکھتا ہوں۔ اور جو میں سمجھتا ہوں۔ کہ بانی سلسلہ احمدیہ کی صحبت اور اسلام کی تعلیم کا نتیجہ ہے۔ انگلستان آیا ہوں۔ میں ان پیشگوئیوں کی وجہ سے جو بانی سلسلہ احمدیہ نے کیں۔ اس امر پر یقین رکھتا ہوں۔ کہ مغرب جلد ان صداقتوں کو قبول کریگا۔ جو بانی سلسلہ احمدیہ (جن کا دعویٰ مسیح موعود اور مہدی اور کل مذاہب کے موعود ہونے کا تھا) لائے تھے۔

انگلستان کے متعلق پیشگوئی

جب وہ صرف اکیلے تھے۔ اور کوئی ان کے ساتھ نہ تھا۔ ہندو مسلمانوں اور مسیحیوں کے ساتھ جو طبعاً ان کے مخالف تھے۔ گورنمنٹ بھی ان پر مہدی ہونے کے دعوے کی وجہ سے شک کرتی تھی۔ اس وقت انہوں نے یہ خبر دی تھی کہ خدا تعالیٰ ان کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچائے گا۔ اور انگلستان میں خصوصاً اور دوسرے مغربی ممالک میں عموماً لوگ ان کے دعویٰ کو قبول کر کے اسلام

(جس کے زندہ کرنے اور غلطیوں سے پاک کرنے کے لئے جو ایسے لوگوں کی اجتہاد کی وجہ سے پیدا ہو گئی تھیں۔ جو خدا سے الہام پاکر اس کو پیش نہیں کرتے تھے آئے تھے) داخل ہو جائیں گے۔ اس دعویٰ کو ۴۳ سال گذرے۔ اور آج دنیا کے پردہ پر ایک ملین کے قریب آدمی ان کو مانتا ہے۔ اور یورپین ممالک میں اور امریکہ میں بھی کئی لوگ ان پر ایمان لاچکے ہیں۔ پس ماضی پر نظر کرتے ہوئے میں یقین کرتا ہوں کہ بقیہ حصہ پیشگوئی کا بھی پورا ہو کر رہے گا۔ اسلام یعنی وہ اسلام جسے مسیح موعود نے زندہ کیا ہے۔ اور جو انسانی اجتہاد سے پاک ہے۔ آخر پھیلیگا۔ اور انگلستان اسی طرح ایک شخص سے نور پائیگا۔ جو اس کے ماتحت ملک میں رہتا تھا۔ جس طرح روم نے انیس سو سال پیشتر اپنے ایک ماتحت ملک کے نبی سے نور پایا۔ گو یہ امر مشکل معلوم ہوتا ہے۔ مگر کون خیال کرتا تھا کہ ناصرہ کا مصلح دنیا پر غالب ہوگا۔ خدا تعالیٰ ہمیشہ ایسے ہی لوگوں سے کام لیتا ہے۔ جن کو دنیا ادنیٰ اور کمزور سمجھتی ہے تا اس کا جلال ظاہر ہو۔ اور لوگ اسکو انسانی مدد کا محتاج نہ سمجھ لیں۔

انگلستان سے میری توقع

میں اہل انگلستان سے امید کرتا ہوں۔ کہ وہ سنجیدگی سے اس شخص کے دعویٰ پر غور کریگا۔ جو یہ کہتا تھا کہ خدا تعالیٰ اس سے اس طرح بولتا تھا۔ جس طرح کہ وہ پہلے نبیوں سے بولا۔ اور میں انکو یقین دلاتا ہوں۔ کہ وہ اگر انکی طرف توجہ کرینگے۔ تو وہ اسی طرح خدا کا جلال اپنے اندر پائیں گے۔ اور اس کا کلام سنیں گے۔ جس طرح کہ پہلے نبیوں کے حواریوں نے محسوس کیا۔ اور سنا۔

مسیح موعود صلح کا شہزادہ

مسیح موعود کا دعویٰ تھا کہ وہ صلح کے شاہزادے ہیں اور یہ کہ ان کے ہاتھ پر دنیا اکٹھی کی جائیگی اور امن قائم ہو گا۔ میں ہر ایک امن پسند کا فرض ہے کہ وہ ان کے دعویٰ پر غور کرے تاکہ اسکی سستی اس مقصد کو پیچھے نہ ڈالدے۔ جس کے حصول کے لئے وہ کوشاں ہے۔

حقیقی اخوت کیونکر قائم ہو سکتی ہے

کوئی سچی اخوت قائم نہیں ہو سکتی۔ جس کی بنیاد خدا کے ساتھ تعلق پر قائم نہ ہو۔ کیونکہ بھائیوں کا رشتہ باپ کے ذریعہ ہوتا ہے اور جو باپ کو پہچانتا ہے۔ وہی باپ کے حق کو بھی پہچان سکتا ہے اور اس زمانہ میں مسیح موعود ہی ایک ایسا شخص ہے کہ جو دعویٰ کرتا ہے کہ وہ باپ سے اسی دنیا میں انسان کو ملا دیتا ہے۔ اور نہ صرف دعویٰ کرتا ہے۔ بلکہ ہزاروں جنہوں نے انکی تعلیم پر عمل کیا انہوں نے خدا تعالیٰ کے کلام کو اسی طرح سنا جسطرح کہ پہلے نبیوں کے حواری

سنتے تھے۔ چنانچہ راقم مضمون بھی انہیں سے ایک ہے۔

اہل انگلستان اور انگریزی پریس توجہ کریں

میں امید کرتا ہوں کہ انگلستان ہمارے مشن کی ہمدردانہ طور پر مدد کریگا اور تمام وہ لوگ جو سچے طور پر خدا تعالیٰ کی محبت کے مشتاق ہیں۔ ملامت اور طعن کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس طرف متوجہ ہونگے اور انگلستان کا پریس جو آزادی کا حامل ہے اس حقیقی آزادی کے حصول میں جسکے بغیر بچے اپنے باپ سے نہیں مل سکتے۔ ہماری مدد کرینگے۔ جو لوگ خیالات میں ہماری مخالف ہیں کم سے کم انکو یہ سوچنا چاہیئے کہ ہمارا اور ان کا مقصد ایک ہے۔ یعنی دنیا میں نیکی کو قائم کرنا اور خدا تعالیٰ سے انسان کا تعلق قائم کر کے سچی اخوۃ کا پیدا کرنا جس کا نتیجہ امن ہوتا ہے۔ جب ہم مقصد کی یگانگت پر غور کر کے اپنے دائرہ میں کام کرینگے۔ تو یقیناً یہ یگانگت ایک ذریعہ کے اختیار کرنے پر بھی ہمیں مجبور کریگی۔

مشرقی سوال پر توجہ کرو

چونکہ ہمارا مقصد خدا اور بندوں کے درمیان اور بندوں بندوں کے درمیان نیک تعلق قائم کرنا ہے۔ میں اہل انگلستان سے یہ بھی درخواست کرتا ہوں کہ وہ مشرقی سوال کی طرف زیادہ توجہ کریں۔ مشرق مغرب با وجود کوشش کے روز بروز ایک دوسرے سے جدا ہو رہا ہے۔ اور اگر جلدی انکی طرف توجہ نہ کی گئی۔ تو اس کا نتیجہ دنیا کے لئے اچھا نہ ہوگا۔ عقلمندوں کو واقعات کی موجودہ صورت کو نہیں دیکھنا چاہیئے۔ بلکہ یہ سوچنا چاہیئے کہ ایسے حالات جو اسوقت پیدا ہو رہے ہیں آخر کار کیا نتیجہ پیدا کیا کرتے ہیں۔ قوموں کی زندگی محدود نہیں ہوتی اسلئے انکو اپنے مستقبل قریب نہیں بلکہ مستقبل بعید پر نظر ڈالنی چاہیئے۔ دنیا اپنی موجودہ حالت پر ہرگز نہیں رہ سکتی۔ اگر اسمیں تبدیلی ہوئی تو یا دونو تہذیبیں نئی اور پرانی تباہ ہو جائینگی۔ یا انہیں سے ایک۔ مگر کیوں نہ دونو ہی قائم رہیں؟

مشرق اور مغرب کیونکر مل سکتے ہیں!

ہمدردی اور دوراندیشی اس بعد کو دور کر سکتی ہیں۔ مگر یہ کام حکومتوں سے نہیں ہو سکتا۔ بلکہ جب قومیں اسطرف توجہ کرینگی۔ یہ کام ہو گا۔ وہ لوگ کوتہ اندیش ہیں۔ جو اس کام کیلئے حکومتوں کی طرف دیکھتے ہیں۔ حکومتیں خود نہیں ہلا کرتیں۔ بلکہ قومیں انکو ہلایا کرتی ہیں۔ ایک زبردست طاقت نے دنیا میں کام شروع کیا ہوا ہے کیوں نہ ہم اسے اپنے مفید مطلب استعمال کریں۔ ایک دریا جب اسکے پانی کو استعمال کیا جائے۔ لاکھوں ایکڑ کو سیراب کر دیتا ہے۔ لیکن جب اسکو اپنا کام کرنے دیا جائے تو ہزاروں گاؤں کو تباہ اور سینکڑوں جانوں کو ہلاک کر دیتا ہے۔ سو آؤ ہم سب ملکر بہتری کے لئے کوشش کریں۔ اور بجائے اجاڑنے والوں کے آباد کرنے والے بنیں۔

قائمقامان پریس کو تحفہ ویلز

اس پیغام کا اثر پریس نمایندوں کے چہرے سے عیاں تھا۔ پریس کے نمائندوں کو تحفہ پرنس آف ویلز ہدیۃً دیا گیا۔ جنمیں سے بعض نے حضرت کو دستخط کر دینے کی درخواست کی یہاں عام طور پر یہ طریق ہے کہ بڑے آدمیوں کے دستخط ان کتابوں یا تصاویر پر لیتے ہیں جو وہ بلا یا کے طور پر دیتے ہیں خصوصاً جس قدر کوئی شخصیت بڑی ہو وہ اسے بطور فخر اور مباہات کے ایک

نشان کے رکھتے ہیں۔ اور ایسے ہدایا ان کے خاندان کی بہترین یادگار اور جائداد ہوتے ہیں۔ بہرحال انہوں نے یہ درخواست کی یہاں تک کہ کرنل جسٹینڈ اور سکرٹری صاحبہ ریلیجس کانفرنس نے بھی اخلاص سے یہ خواہش ظاہر کی اور حضرت نے ہر ایسی کتاب پر مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح اسی طرح سے دو سطروں میں لکھا

برائٹن کا ملاحظہ اور دُعا،

برائٹن کا ملاحظہ ۲۹ اگست ۱۹۲۴ء۔ برائٹن کارپوریشن کی دعوت پر حضرت اپنے خدام کو لیکر ۱۰-۳۵ کی گاڑی سے برائٹن کو روانہ ہوئے۔ اور ٹھیک ایک گھنٹہ میں پچاس میل کا فاصلہ طے کر کے ہم برائٹن کے سٹیشن پر پہنچے۔ برائٹن کا قصبہ باوجودیکہ ایک لاکھ سے زیادہ آبادی رکھتا ہے۔ وہ شہر نہیں بلکہ قصبہ ہی کہلاتا ہے ؛

کچھ برائٹن کے متعلق یہ پرانا قصبہ ہے۔ مگر اٹھارہویں صدی کے وسط سے اپنے محل و قوع اور سمندر کے کنارہ پر لنڈن سے قریب ترین مقام ہونے کی وجہ سے دربار شہرت میں آیا اور آج وہی ماہی گیروں کا گاؤں انگلستان کے شاہی خاندان کا بھی قریباً دو صدیوں سے تفریح گاہ ہے۔ اور بہت بڑے شاہی ایوان وہاں بنے ہوئے ہیں۔ جو گذشتہ محاربہ عظیم میں ہندوستانی سپاہیوں کے لئے ہسپتال کا کام دے رہے تھے۔ یہ شاہی ایوان ۱۸۴۵ء میں ملکہ وکٹوریہ نے برائٹن کے باشندوں کو عطا فرمایا۔ اور انہوں نے اس کی شان و شوکت کو بدستور قائم رکھا ہے۔ ۱۹۱۴ء میں جب جرمنی کی جنگ شروع ہوئی۔ اور ہندوستانی زخمی سپاہیوں کے لئے ہسپتال کی تجویز ہوئی۔ تو برائٹن کے میئر مسٹر اٹر اور کارپوریشن نے انسانی ہمدردی اور اپنے ملکی فرائض کو نگاہ رکھتے ہوئے یہ شاہی محل ہندوستانیوں کے ہسپتال کے لئے دیدیئے۔ اور اہل برائٹن نے ان زخمیوں کے علاج اور آرام میں اپنی ہر آسائش اور آرام کو قربان کر دیا اس ہسپتال کے ساتھ ہمارا تعلق بہ حیثیت ہندوستانی اور بہ حیثیت احمدی ہونے کے ایک غیر منفک تعلق ہے ؛

ہمارے ہندوستانی زخمی بھائیوں نے اس ہسپتال میں آرام پایا۔ اور ان ہندوستانیوں میں بعض احمدی احباب بھی تھے۔ جو دوران جنگ میں اپنے جنگی فرائض ادا کرتے ہوئے زخمی ہوئے۔ اور علاج کے لئے یہاں بھیجے گئے۔ اور انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ کو انہیں ایام میں یہاں کے آرام و آسائش اور اہل شہر کی ہمدردی کے متعلق خطوط لکھے تھے۔ قادیان کے ہندو خاندان کا ایک لڑکا ہربنس رائے ہندوستانی ہسپتال کے زمرہ میں ملازم ہو کر عرصہ تک یہاں زخمیوں کی خدمت میں مصروف رہا تھا۔ بہرحال برائٹن کے ساتھ ہمارے تعلقات کا ایک سلسلہ ہے۔

یادگاری چھتری جو سپاہی یہاں فوت ہو گئے تھے۔ ان کی یادگار میں ایک چھتری بنائی گئی ہے۔ جو برائٹن کے حصہ پیچم نامی کی سطح مرتفع پر ہے۔ اس چھتری کی تعمیر کا کام مانچسٹر کی ایک مشہور فرم کو دیا گیا تھا یہ مقام پانچسو فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔ اردگرد سبزہ زار اور چھتری کے پاس سے سمندر کا نظارہ نہایت ہی پر فضا معلوم ہوتا ہے۔ اس یادگار کے لئے ۱۲۱×۹۰ فیٹ کا رقبہ تجویز کیا گیا ہے۔ اور چھتری جس قدر رقبہ میں بنائی گئی ہے۔ وہ ۴۰×۴۰ فیٹ ہے۔ چھتری سلیشا کے سفید سنگ مرمر سے طیار کی گئی ہے۔ اور اٹلی میں ہی تیار ہوئی تھی۔ اور یہ ۸ فیٹ قطر کا گنبد ہے۔ اور ہندوستانی طرز پر بنایا گیا ہے۔ چھتری کی بلندی ۲۹ فیٹ ہے۔

پبلک چندہ سے ۴ ایکڑ زمین اور اس کے ساتھ لی گئی ہے۔ جس میں سے ۲ ایکڑ پر ایک خوبصورت باغ لگایا جائیگا۔ اور باقی زمین یہاں کی ضروریات کے لئے آمدنی کا ذریعہ ہوگی ؛

سینما والوں کے مصور بہرحال اس چھتری پر پہنچنے کے وقت مختلف سینما والوں نے اس پارٹی کے فوٹو لئے۔ دو اخبارات کے نمایندے اور فوٹو گرافر بھی ساتھ تھے۔ جن میں سے ایک اخبار کا نمایندہ لنڈن سے ساتھ گیا تھا۔ یہ یہاں کے اخبارات کی اولوالعزمیوں کی ایک چھوٹی سی مثال ہے۔ (میں اس پر تفصیل سے لنڈن کے اخبارات کے ضمن میں انشاء اللہ العزیز سفرنامہ میں لکھوں گا یا ممکن ہوا تو اخبار میں بھی) حضرت نے چھتری کے پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر دعا کا ارادہ کیا اور فرمایا

مسیح موعود کی چھتری کے نیچے دنیا آجاوے یہ نشان ہندوستان کی ان قوموں کی متحدہ یادگار ہے جنہوں جنگ عظیم میں اپنے بادشاہ کی خدمت کی تھی۔ اور ممالک معظم کی فوج کے ساتھ پہلو بہ پہلو لڑے تھے۔ اور اس میں انہوں نے اپنی جان دی۔ یہ یادگار چھوٹے سے چھوٹے رنگ میں دنیا کو ایک مقصد کے لئے جمع کرنے کا نشان ہے۔ حضرت مسیح موعود دنیا کو دین واحد پر جمع کرنے کے لئے آئے تھے۔ اور یہ عظیم الشان مقصد ہے۔ یہی ایک مقصد کے لئے جمع کرنے کی یادگار ہمارے مقصد عظیم کا ایک چھوٹا سا نشان ہے حضرت مسیح موعود کے مقصد اتحاد میں لاشرقیۃ ولاغربیۃ کی شان ہے۔ وہاں مشرق مغرب نہیں بلکہ کل دنیا کو ایک دین پر جمع کرنا ہے۔ اس لئے میرا ارادہ ہے۔ کہ میں اس مقام پر ایک دعا کروں۔ اور وہ دعا اس رنگ میں ہوگی کہ جس طرح یہ ایک نشان ہے۔ ان لوگوں کا جو دنیا کی ایک غرض کے لئے باہم متحد ہوئے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ اس عظیم الشان چھتری کو جو مسیح موعود کی چھتری ہے قائم کر دے اور مشرقی اور مغربی لوگ اس حقیقی چھتری کے نیچے جمع ہو جاویں جس طرح سے یہ ایک ظاہری نشان ہے۔ وہ نشان اینٹوں اور پتھروں سے نہیں بنایا جا سکتا۔ بلکہ وہ قلوب کو متحد کر کے بنایا جاتا ہے۔ اور اس کی تاثیرات دور دور تک جاتی ہیں۔ پس میں اس حقیقی چھتری کے قائم ہونے کی دعا کروں گا۔ کہ مشرق و مغرب اور ساری دنیا کے لوگ اس چھتری کے نیچے جمع ہوں اور خدا تعالےٰ ایسے سامان پیدا کر دے۔ کہ ہم ان سب کو جمع کر سکیں ؛

اس تقریر کا خلاصہ انگریزی زبان میں ماسٹر نیر صاحب نے اخبارات کے رپورٹروں کے لئے سنایا۔ اور اس کے بعد حضرت نے لمبی دعا کی۔ اور دوسری طرف سے اس چھتری پر سے اتر آئے۔ سینما والوں نے اس سارے نظارے کی تصویر لی ہے۔ اور اس تحریر کے وقت (۳ ستمبر ۱۹۲۴ء) تک یہ نظارہ سینما کے ذریعہ سے دکھایا جا رہا ہے۔ جس کو لوگ بہت بڑے شوق سے دیکھ رہے ہیں ؛

چھتری سے ایوان شاہی کو چھتری سے اتر کر آپ ایوان شاہی کو آئے۔ جو ۱۹۱۴ء میں زخمیوں کے لئے بطور ہسپتال استعمال ہوا تھا۔ اس کے دروازے پر کارپوریشن کے ڈاکٹر مسٹر اینچ۔ ڈی رابرٹ اور دوسرے ممبروں نے استقبال کیا۔ اور اس موقعہ پر کثیر التعداد مخلوق موجود تھی۔ مسٹر رابرٹ نے اس ایوان شاہی کو پھر کر دکھایا۔ اور ان امور کی تفاصیل بیان کیں۔ جو زخمی سپاہیوں کے آرام و آسائش کے لئے انہوں نے اختیار کی تھیں۔ اس کے دروازہ پر آکر حضرت نے اپنا پیغام سنایا۔ جس کا ترجمہ چودہری ظفر اللہ خاں صاحب نے پڑھا۔ یہ ترجمہ ریل میں اور برائٹن پہونچ کر موٹر میں کیا گیا تھا۔ لوگوں نے اس کو بہت ہی پسند کیا۔ اور خوشی کا اظہار کیا۔ اس ایڈریس کے جواب میں مسٹر رابرٹ نے حضرت کی آمد پر شکریہ کا اظہار کیا۔ ایڈریس اور اس کا جواب اگلی اشاعت میں انشاء اللہ دیا جائے گا ؛

اخبارات میں ذکر دوسرے دن کے اخبارات میں حضرت خلیفۃ المسیح کے برائٹن جانے آپ کے ایڈریس اور جواب کا ذکر نہایت تفصیل اور عمدگی سے کیا گیا۔ اور چھتری پر دعا کے فوٹو بھی شائع ہوئے ہیں۔ ایڈریس کے بعد جمعہ کی نماز بھی اسی ایوان شاہی کے مشرقی سبزہ زار میں پڑھی گئی تھی۔ اس کی فلم بھی سینما والوں نے لی ہے۔ حضرت نے طریق کامیابی پر ایک مختصر سا خطبہ پڑھا۔ نماز جمعہ کے بعد پولین ریسٹارنٹ میں حضرت نے اپنے خدام سمیت

دوپہر کا کھانا کھایا۔ پھر ایوان شاہی کے متعلق ایک گنبد دیکھا اور سمندر کے کنارے ہوتے ہوئے شام کی گاڑی سے واپس لنڈن آگئے ؛

مختلف اذکار

خواجہ شاہی نومسلم

۳۰ اگست ۱۹۲۴ء حضرت کی طبیعت ناساز رہی پیچش کی شکایت ہوگئی۔ مگر باایں آپ سارا دن کام میں مصروف رہے۔ شام کو لوگر بونام ایک انگریز خواجہ شاہی نومسلم ملاقات کو آیا۔ وہ مسٹر سیال سے حضرت کی موجودگی میں تبادلہ خیال کر رہا تھا۔ وہ نماز روزہ کو ضروری نہیں سمجھتا۔ پردہ اور کثرت ازدواج کا انکار۔ اور جب کہا گیا۔ کہ قرآن کریم میں یہ باتیں موجود ہیں۔ تو صاف کہدیا۔ کہ میں نہیں مانتا ؛

مجلس مشاورت

مغرب کے بعد تھوڑی دیر کے لئے آپ سیر کو تشریف لے گئے۔ اور رات کے بارہ بجے تک مجلس مشاورت کا اجلاس منعقد فرمایا جس میں مسئلہ تبلیغ پر بحث رہی ؛

سپر چولزم سوسائٹی کے جلسہ میں شرکت

۳۱ اگست ۱۹۲۴ء حضرت کو پیچش کی شکایت زیادہ ہوگئی کیونکہ گذشتہ شب باوجود تکلیف کے بہت دیر تک کام میں مصروف رہے۔ شام کو ایک سپر چولزم سوسائٹی کے جلسہ میں آپ تشریف لے گئے۔ اس جلسہ میں کثرت کیساتھ عورتیں شریک تھیں۔ معمولی لیکچر کے بعد ایک عورت نے کھڑے ہو کر بیان کرنا شروع کیا۔ کہ روحیں آرہی ہیں۔ اور بعض روحوں کی کیفیت بیان کرتی تھی۔ پاگلوں کی بڑ کی سی حالت تھی۔ جلسہ کے بعد حاضرین میں سے بعض سے میں نے دریافت کیا۔ کہ تمکو بھی کبھی تجربہ ہوا ہے۔ تو انہوں نے انکار کیا۔

جب ان کو میں نے کہا۔ کہ یہ محض لغویات ہیں۔ اصل چیز یہ ہے۔ کہ انسان کو خدا تعالےٰ سے ایک تعلق اور محبت پیدا ہو۔ اور وہ اس سے باتیں کرے۔ تو انہوں نے تعجب سے پوچھا۔ کہ کیا یہ ممکن ہے۔ میں نے کہا ممکن کیا۔ آج کے جلسہ میں ایسا شخص موجود ہے۔ اس پر حضرت کے گرد ایک حلقہ ہو گیا ؛

یکم ستمبر لغایت ۳ ستمبر۔ حضرت اقدس کو پیچش کی تکلیف رہی۔ مگر یہ دن آپ کی بے حد مصروفیت میں گذرے۔ دن بھر اور رات کے بارہ بجے تک کام کرتے رہے۔ مضمون جو جلسہ میں پڑھا جائیگا۔ اس کے انگریزی ترجمہ کو آپ سن رہے ہیں۔ اور مناسب اصلاح ہو رہی ہے ؛

حضرت صاحب سے انٹرویو

۳ ستمبر ۱۹۲۴ء شام کے ۵ بجے سے ۷ بجے تک حضرت اقدس سے تین مختلف انٹرویو ہوئے جن میں سے ایک مذہبی کانفرنس کے ایک نمائندہ کے ساتھ تھا۔ جو کانفرنس کے پریسیڈنٹ سروراس کی طرف سے آیا تھا۔ اس نے دوران گفتگو میں یہ خواہش ظاہر کی۔ کہ کسی طرح حضور ۱۰ نومبر تک قیام کریں۔ تاکہ اس تاریخ کو وہ اسلام پر ایک خاص لیکچر دیں۔ دوسرے دو انٹرویو دو خواتین کے ساتھ تھے۔ ان میں سے ایک مشہور مسز پنکہرسٹ کی بیٹی سے تھا۔ مسز پنکہرسٹ سفر یجیٹ عورتوں کی اگی ٹیشن میں خاص شہرت حاصل کر چکی ہیں۔ ان کی بیٹی کو بھی پولٹیکل معاملات میں بہت دلچسپی ہے۔ وہ ہندوستان کے متعلق ایک کتاب لکھ رہی ہے۔ اس لئے اپنے انٹرویو میں اس نے ہندوستان کی سیاسی دنیا کے متعلق بعض سوالات کئے۔ اور اپنے معلومات کو وسیع کیا۔ پنچایت ایکٹ جرائم پیشہ اقوام۔ اصلاحات ہند۔ مسئلہ انتخاب ترک موالات۔ سرحدی اقوام وغیرہ کے متعلق اس کے سوالات تھے۔ حضرت اقدس کے جوابات سے وہ بہت مسرور تھی۔ اور چاہتی تھی۔ کہ دیر تک اپنے سلسلہ کو جاری رکھے۔ وقت بہت گذر گیا تھا۔ اس لئے پھر دوبارہ موقع دینے کی خواہش کی اور منظوری لے کر رخصت ہوئی۔ دوسری خاتون ایک کیلیا ڈرلن تھی۔ اس کا انٹرویو مذہبی تھا۔ اور وہ نہایت اخلاص اور شوق سے آئی تھی۔ اس نے ہائڈ پارک میں سلسلہ احمدیہ کے مبلغ کی تقریر میں حضرت کے متعلق سنا تھا۔ اور اسی سے متاثر ہو کر آئی تھی۔ یہ خاتون کسی قدر بہری ہے۔ پہلے اس نے اپنے بہرہ پن کا ذکر کر کے دعا کی درخواست کی۔ حضرت نے دعا کا وعدہ فرمایا۔ اور یاد دہانی کے لئے کہا۔ اسکے بعد اس نے مختلف مذہبی سوالات ارتقاء روح اور تناسخ کے متعلق کئے۔ جن کا جواب سن کر اسے ایسی خوشی ہوئی۔ کہ اس نے کہا۔ کہ میں محسوس کرتی ہوں کہ میرا ملک اور میرے ملک کے باشندے روحانیت کے بہت محتاج ہیں۔ اور میں محسوس کرتی ہوں۔ کہ یہ روحانیت آپ ایسے پاک آدمی کے ذریعہ پیدا ہوگی مجھے بہت ہی خوشی ہے کہ ایسی پیاری روح ایسے مقدس انسان میں ہے۔ اس کی ہر بات سے اخلاص ٹپکتا تھا۔ اور اس کے چہرہ سے حقیقی تڑپ نمایاں تھی۔ یہ انٹرویو سفر نامہ میں بالتفصیل انشاء اللہ چھپ جائیں گے ؛

حضرت مولوی نعمت اللہ خاں صاحب شہید کی خبر شہادت

حضرت صاحب پر اثر

آج عصر کی نماز سے قبل حضرت مولوی شیر علی صاحب کا تار حضرت نعمت اللہ خاں صاحب شہید کابل کی خبر شہادت لے کر آیا۔ حضرت کو اس خبر کے سننے سے سخت صدمہ ہوا۔ ہم محسوس کرتے تھے کہ حضرت کو اس قدر تکلیف اس سے پہلے کبھی محسوس نہیں ہوئی۔ ہم نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے۔ کہ آپ کے بچے نے وفات پائی۔ اور آپ ایک نہایت سکون اور اطمینان کیساتھ اسے دفن کر رہے ہیں۔ مگر اس خبر نے آپ کے قلب پر جو اثر کیا۔ وہ بہت بڑھ کر تھا۔ اور حقیقت میں یہی ایک چیز ہے جو ہماری زندگی کا موجب ہے۔ حضرت کو نعمت اللہ خاں کی ایمانی قوت مستقل مزاجی۔ وفاداری اور خدا کے لئے کامل قربانی پر تو اطمینان تھا اور ہے۔ اور جو نمونہ اس نے جماعت کے لئے قائم کیا ہے۔ وہ ایک نشان ملی ہے۔ مگر اس کی بے کسی اور ایذا رسی کا تصور انسان کی بنیاد حیات کو ہلا دیتا ہے۔ خاموشی کے ساتھ دروازہ بند کر کے اندر بیٹھ گئے۔ ہم یہی یقین کرتے ہیں۔ کہ اس شہید کابل کے درجات کی بلندی اور اجر کے لئے خدا جانے کس کس رنگ میں دعائیں کی ہونگی فوراً مولوی عبدالرحیم صاحب ایم۔ اے اور چوہدری فتح محمد صاحب کو ہدایات دیکر اخبارات کے دفتروں میں بھیجا۔ اور نیر صاحب کو بھی اشاعت کے لئے مامور کیا۔ اور آپ عصر کی نماز پڑھ کر انہیں تجاویز میں مصروف ہوگئے۔ اللہ رے حوصلہ باوجود اس صدمہ عظیمہ کے آپ نے مذکورہ بالا انٹرویو بھی کئے

کابل کے ظلم کی دنیا میں تشہیر

آپ کے دل میں اس خبر کی اشاعت اور اس کے متعلق دنیا کی مہذب حکومتوں اور شریف انسانوں کو توجہ دلانے کے لئے اس قدر جوش ہے۔ کہ میں اس کا نقشہ نہیں کھینچ سکتا ؛

آپ چاہتے ہیں۔ کہ آسمان پر جیسا یہاں ہوتا ہے۔ بجلی کے ذریعہ بہت جلی اشتہار دیا جاوے۔ تاکہ تمام لنڈن کے باشندے اس سے واقف ہوں۔ بڑے بڑے پوسٹر چھپوا کر موٹروں پر رکھ کر شہر میں گشت کرائے جاویں۔ یہاں کے اخبارات نے اس خبر کو نہایت تعجب اور حیرت سے سنا ہے۔ اور ڈیلی نیوز۔ ڈیلی ایکسپریس۔ ڈیلی کرانیکل۔ ڈیلی ٹیلگراف وغیرہ میں اس سنسنی خیز خبر کو مختلف عنوانوں کے ماتحت چھاپ دیا گیا ہے۔ جو ۴ ستمبر کی صبح کو ہم نے پڑھے ہیں ؛

لیگ آف نیشنز کو تار

لیگ آف نیشنز کو (جس کا اجلاس آج کل جینوا میں ہو رہا ہے) حضرت نے ایک احتجاجی تار دیا ہے۔ اور مختلف ممالک کی گورنمنٹوں کو بھی تار بھیجا گیا ہے۔ اس ظلم عظیم کے خلاف صدائے احتجاج

بلند کرنے میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا گیا۔ اور نہ رکھا جائیگا احمدی جماعت کو اس بڑی قربانی کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے جس کے لئے شہید نعمت اللہ خاں نے اپنی جان دیکر توجہ دلائی ہے۔ قوموں کی زندگی قربانیوں کے نیچے ہے۔ حضرت نے جو تار لیگ اور دوسری حکومتوں کو بھیجا ہے۔ اور جو اس وقت تک کہ میں (۴ ستمبر ۹ بجے صبح) یہ سطور لکھ رہا ہوں پہنچ چکا ہوگا۔ حسب ذیل ہے:-

"افغانستان کی گورنمنٹ نے اکتیس اگست کو احمدیہ مشنری مقیم کابل کو بوجہ مذہبی اختلاف کے سنگسار کر دیا ہے۔ احمدیہ مشنری نعمت اللہ خاں کو اس سے پہلے کئی ہفتہ سے قید خانہ میں ڈالا گیا تھا۔ اور افغان گورنمنٹ سے اس کے خلاف احتجاج کیا گیا تھا۔ مگر بجائے انصاف کی طرف لوٹنے کے اس نے اس کو سنگسار کر دیا۔ اس سے پہلے افغان گورنمنٹ صرف اختلاف مذہبی کی وجہ سے ایک احمدی کو قتل اور ایک کو سنگسار کر چکی ہے۔ اس تہذیب کے زمانہ میں ایسا ظالمانہ اور کمینہ فعل نہایت قابل نفرت ہے۔ اور میں آپ کی گورنمنٹ سے امید کرتا ہوں۔ کہ وہ افغان گورنمنٹ سے اس کے متعلق پروٹسٹ کرے گی۔ یہ جرم اور بھی زیادہ کمینہ ہو جاتا ہے۔ جب کہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ افغان گورنمنٹ نے نہ صرف یہ کہ مذہبی آزادی کا اعلان کر چکی ہے۔ بلکہ میرے دعوۃ و تبلیغ کے سکرٹری کے جواب میں لکھ چکی ہے۔ کہ وہ احمدیوں سے آیندہ کوئی تعرض نہیں کرے گی"۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے عزم کر لیا ہے۔ کہ وہ اس صدائے احتجاج کو ہر آئینی طریقہ سے بلند کرینگے۔ اور اس ظلم اور خون ناحق کے خلاف آواز اٹھاتے رہیں گے۔ جب تک کہ اللہ تعالے اپنی قدرت نمائی سے حق کو ظاہر نہ کر دے ٭

خریداران الفضل کو اطلاع

۲۵ ستمبر کا الفضل تقریباً تمام ایک ایک روپیہ کا وی پی بھیجا گیا ہے۔ جیسا کہ پہلے دو مرتبہ اطلاع دیجا چکی ہے۔ چونکہ وی پی ڈاک خانہ یکدم نہیں بھیج سکتا۔ اس لئے بہت ممکن ہے۔ کہ یہ پرچہ اس شائع ہونے والے پرچے کے بعد بعض احباب کو ملے۔ اس لئے شکایت عدم رسیدگی کرنے میں جلدی نہ فرمائیں۔ بلکہ وی پی کا انتظار اور اسے وصول کر کے شکریہ لیں ٭

(مینجر الفضل قادیان)

مختصر ضروری خبریں

گاندھی جی کی فاقہ کشی ۱۷ر ستمبر سے گاندھی جی نے ۲۱ روز کے لئے برت رکھنا شروع کر دیا ہے۔ جب اس کی وجہ پوچھی گئی۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ کوہاٹ پھر فرمایا۔ یوں تو امیٹھی اور گلبرگہ سے ہی میں نے محسوس کرنا شروع کر دیا تھا۔ لیکن کوہاٹ نے جلتی آگ پر تیل کا کام دیا۔ آپ نے کہا۔ عدم تعاون سے جس قدر عوام میں بیداری پیدا ہوئی ہے۔ اس کو ہم قابو میں نہیں رکھ سکتے یہ ضرور گناہ ہے اور گناہ کے کفارا کے لئے میرے لئے صرف تین ہی راستے ہیں۔ (۱) گورنمنٹ مجھے پھانسی دیدے۔ (۲) میں ہندو مسلم فساد میں شامل ہو کر بھسم ہو جاؤں (۳) میں خود بخود اپنے اوپر تکلیف برداشت کر کے دوسروں کے دل کو نرم کر دوں۔ تاکہ وہ لڑنا چھوڑ دیں۔

یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ اگر ہندو مسلمان بالکل متحد ہو جائیں تو بھی گاندھی جی ۲۱ دن سے قبل برت نہیں توڑیں گے۔

(کیسری ۲۲ ستمبر ۱۹۲۴ء)

ایسوشی ایٹڈ پریس کو گاندھی جی نے اپنی فاقہ کشی کے متعلق جو بیان دیا۔ اس میں کہا۔ حال کے واقعات میرے لئے ناقابل برداشت ثابت ہوئے ہیں۔ میری ناامیدی اس سے بھی زیادہ ناقابل برداشت ہے۔ میرا مذہب مجھے یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ جب کبھی کوئی شخص کسی مصیبت کو ٹال نہ سکے۔ تو اس کو فاقہ اور دعا کرنا چاہیئے۔ ایسا ہی میں نے کیا ہے۔ بظاہر کوئی بات جو میں کہتا ہوں۔ یا لکھتا ہوں۔ دونو قوموں کو متحد نہیں کر سکتی۔ اس لئے میں اپنے اوپر ۲۱ دن کا فاقہ عائد کرتا ہوں۔ جو ۱۸ ستمبر سے شروع ہوگا۔ اور ۸ر اکتوبر کو ختم ہوگا۔ میں نمک کے ساتھ یا بلا نمک کے پانی پینے کی آزادی اپنے لئے محفوظ رکھتا ہوں

مسٹر محمد علی اور مہاشہ شردھانند کے اعلان مسٹر محمد علی نے گاندھی جی کی فاقہ کشی کی وجہ سے جو گاندھی جی نے انہی کے مکان میں شروع کی ہے۔ مسلمان اخبارات سے درخواست کی ہے کہ آپ کم از کم ۲۱ دن تک کسی ہندو کے خلاف کسی قسم کے اظہار سے مجتنب رہیں۔ خواہ آپ کتنا ہی ضروری خیال کریں۔ کہ معقولیت کا تقاضا یہ ہے۔ کہ آپ ضرور کچھ لکھیں تاکہ میرے محترم برادر۔ میرے مکرم سیاسی رہبر کی صحت کو جو میرے گھر بحیثیت مہمان تشریف رکھتا ہے۔ نقصان نہ پہنچے۔

مہاشہ شردھانند جی نے ہندو اخبارات سے یہ درخواست کی ہے۔ کہ میرا یہ پیغام پڑھتے ہی مسلمانوں کے بارے میں لکھنا ایک دم بند کر دیں۔ اور اگر مسلمان اخباروں میں کوئی ایسے آرٹیکل نکلیں۔ جن کو وہ ہندوؤں پر ناشد حملہ سمجھیں۔ تو اس کا جواب دینا بھی کم از کم ۲۱ دن تک بند کر دیں۔ گاندھی جی نے جس جلتی ہوئی آگ کو فرو کرنے کے لئے فاقہ کشی شروع کی ہے۔ اسے بجھانے میں سب کو حصہ لینا چاہیئے۔

مسلمان اخبارات کا اعلان مسلم اوٹ لک۔ سیاست اور زمیندار نے مسٹر گاندھی کے برت رکھنے کی وجہ سے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ ایک ہفتہ تک ہندوؤں کے متعلق ایک لفظ بھی نہ لکھیں گے۔

کوہاٹ کا فساد کوہاٹ میں ہندو مسلمانوں کا جو فساد ہوا ہے۔ اس کے متعلق ۸ر دسمبر لیجسلیٹو اسمبلی میں سوالات کے جواب دیتے ہوئے مسٹر برے فارن سکرٹری نے کہا۔ کوہاٹ میں اب امن ہے۔ لیکن کوہاٹ اپنی آبادی کے ایک فرقہ (ہندوؤں) سے فی الحال محروم ہو گیا ہے۔ (فساد کے ایام میں ہندو کوہاٹ سے راولپنڈی اور دوسرے شہروں میں بھاگ آئے ہیں۔) ان فسادات میں چھ آدمی پولیس کے زخمی ہوئے ہیں۔ ۲۰ ہندو مارے گئے۔ ۴ کے سخت زخم لگے۔ اور ۲۲ کے معمولی چوٹیں آئیں۔ مسلمان گیارہ مارے گئے۔ چھ کے ضرب شدید آئی۔ اور ۱۶ کے معمولی چوٹیں آئیں مالی نقصان کے متعلق ابھی کوئی اندازہ نہیں لگایا جا سکتا اور نہ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ فریقین کا کس نسبت سے نقصان ہوا۔ بھاگے ہوئے لوگوں کو ابھی واپس بلانے میں بہت مشکلات کا سامنا ہوگا۔

یہ فساد ایک ہندو کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف نہایت دل آزار ٹریکٹ شائع کرنے اور پھر ایک ہندو پلیڈر کے ایک مسلمان لڑکے پر فائر کرنے کی وجہ سے شروع ہوا تھا۔

لکھنؤ کا فساد ۱۲ر ستمبر کو لکھنؤ میں ہندو مسلمانوں کا خطرناک فساد شروع ہوا جس کی ظاہری بنا یہ ہوئی۔ کہ مسلمان قریباً ۱۲ سال سے امین آباد پارک کے حصہ میں مغرب کی نماز ادا کیا کرتے ہیں۔ جس کے قریب ایک مندر ہے۔ کچھ دنوں سے ہندو عین نماز کے وقت مندر میں سنکھ اور جھانجھ بہت زور سے بجاتے تھے۔ یہ بلوہ تین دن تک جاری رہا۔ اسکے دکے لوگوں پر حملے ہوتے رہے۔ اس وقت تک کل چھ ہلاک اور ۵۲ مجروح ہوئے۔ چھ میں سے تین ہندو اور تین مسلمان ہلاک ہوئے ہیں۔ ہندو زخمیوں کی تعداد ۳۵ ہے سوائے مٹھائی کی ایک دوکان کے لوٹ وغیرہ نہیں ہوئی

طائف پر نجدیوں کا حملہ اہل نجد نے طائف پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور شریف کے سپاہی وہاں سے بھاگ آئے ہیں۔ اگرچہ حملہ آور تا حال طائف سے آگے نہیں بڑھے۔ لیکن ان کی طرف سے مکہ پر حملہ کرنے کا خطرہ پایا جاتا ہے۔ شریف مکہ کے حامیوں نے خانہ کعبہ کے سامنے جمع ہو کر اس حملہ کے متعلق جلسہ کیا۔ جس میں یہ قرارداد پاس کر کے جمعیۃ الاقوام کو بھیجی گئی۔ کہ اہل نجد نے شہر طائف پر قبضہ کر لیا ہے۔ حکومت ہاشمیہ نے اس امر کی ہر ممکن کوشش کی۔ کہ بے گناہ رعایا۔ اور غیر ملکیوں کی حفاظت کی جائے۔ مگر وہابیوں نے بجائے اسکے کہ باقاعدہ طریقہ سے شہر پر قبضہ کرتے۔ نہایت سفاکانہ طور پر کارروائی کی۔ اور وہاں کے باشندوں اور غیر ملکی رعایا پر کوئی ظلم ایسا نہیں۔ جو اٹھا رکھا ہو۔ وہابیوں نے حضرت ابن عباس کے مزار کی بے حرمتی کرنے کے بعد تمام باشندوں کو تیغ کے گھاٹ اتار دیا۔ نہ بوڑھوں کو چھوڑا اور نہ عورتوں اور بچوں پر رحم کھایا۔ الغرض تمام باشندگان طائف اور تمام غیر ملکی رعایا کا قتل عام کر دیا۔ بنا بریں انسانی تہذیب و تمدن اور حق و انصاف کے نام سے جس کی جمعیۃ اقوام علمبردار ہے۔ ہم درخواست کرتے ہیں۔ کہ ان مظالم کا انسداد کیا جائے۔ اور ان سفاکانہ اور وحشیانہ افعال کو جن سے دنیا کی تہذیب و تمدن لرزہ بر اندام ہوتے ہیں۔ جلد سے جلد سخت کارروائی کر کے روک دیا جائے۔

ڈیلی ٹیلیگراف لنڈن کا سیاسی وقائع نگار لکھتا ہے کہ انگریز اس جنگ میں غیر جانبدار رہینگے۔ بشرطیکہ اہل نجد اس علاقہ پر حملہ آور نہ ہوں۔ جو زیر پروانہ علمبرداری ہے۔ یا انگریزی رعایا اور حجاج کو نہ ستائیں۔

لنڈن کی خبر ہے۔ کہ حجاز پر وہابیوں کے حملہ کے سلسلہ میں محکمہ بحریہ نے ایک برطانی جنگی جہاز کو جدہ کی طرف روانہ ہونے کا حکم دے دیا ہے۔ لیکن برطانیہ کی طرف سے اس وقت تک کوئی مزید حرکت نہ کی جائے گی۔ جب تک کہ مکہ کی طرف حاجیوں کے راستے بند نہ ہونگے۔ اور برطانی رعایا کا مفاد خطرہ میں نہ ہوگا۔

عیسائی مشنریوں کی نئی پارٹی لنڈن کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ یہاں سے ۱۸ مشنری مردوں عورتوں کی ایک جماعت روانہ ہوئی۔ یہ مشنری ہندوستان۔ برما اور چین میں کام کرینگے۔ یہ بائبل چرچ سوسائٹی [illegible]